

## 8141-کفار کے بہنوں میں رکھی گئی رقم پر سود لینے کا حکم

### سوال

میرے اصل وطن میں بعض ایسی کمپنیاں ہیں جو رقم رکھ کر ماہنہ فائدہ دیتی ہیں، اور اصل مال میں کوئی روبل نہیں ہوتا، لہذا اس شکل میں ہونے والی آمدن کا حکم کیا ہے؟ اور کیا کسی بیوہ کے لیے اس آمدن کو اپنے اور اپنے خاندان پر صرف کرن جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

مستقل فتویٰ اور علمی ریسرچ کمیٹی کے سامنے اسی سے متعلقاً ایک سوال پیش کیا گیا جو مندرجہ ذیل ہے:

امت (الامم) میگرین نے مغربی ممالک اور دارالحکم میں ہونے والے مالی معاملات کے بارہ میں ایک فتویٰ شائع کیا ہے: جو بالض ذیل میں پیش خدمت ہے:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ دارالحرب میں حربی کفار سے سود لینے اور ہر ایسے معابدے یا معاملہ کو جائز سمجھتے ہیں جس کا فائدہ مسلمان شخص کو پہچتا ہو، لیکن یہ اس وقت تک ہے کہ جب یہ رضامندی کے ساتھ ہو، اور اس میں دھوکہ اور خیانت نہ پائی جائے۔

اہم اگر یہ صحیح ہو تو اس سے فرانس میں بعض مسلمانوں کا فائدہ حاصل ہو گا، کیونکہ ہمارے پاس جو فائدہ آتا ہے وہ صرف کرنے سے قبل کئی کمی مہ بناک میں رہتا ہے، اور اس پر حاصل ہونے والے فائدہ سے بناک کے علاوہ کوئی اور فائدہ حاصل نہیں کرتا، اگر یہ فتویٰ صحیح ہو تو دارالحرب میں ہم اپنے مال پر فوائد سے استفادہ کر سکتے ہیں، اور کم از کم یہ مال ہم فقراء و مساکین کو تو پیش کریں گے، ان کے علاوہ کسی اور کوئی نہیں، اس مقصد کے پیچے اللہ تعالیٰ ہے۔

تو شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کی سربراہی میں قائم مستقل فتویٰ کمیٹی کا جواب تھا:

اول:

کفار اور ہمارے مابین مالی معابدے اور منافع کا تبادلہ اس وقت تک صحیح ہے جب تک وہ شریعت اسلامیہ کے معابدے کی شروط پر پورا اترت ہو۔

دوم:

سودی لین دین مطلقاً حرام ہے، چاہے وہ مسلمانوں کے مابین ہو یا پھر کفار اور مسلمانوں کے مابین، اور چاہے کفار حربی ہوں یا پھر غیر حربی۔